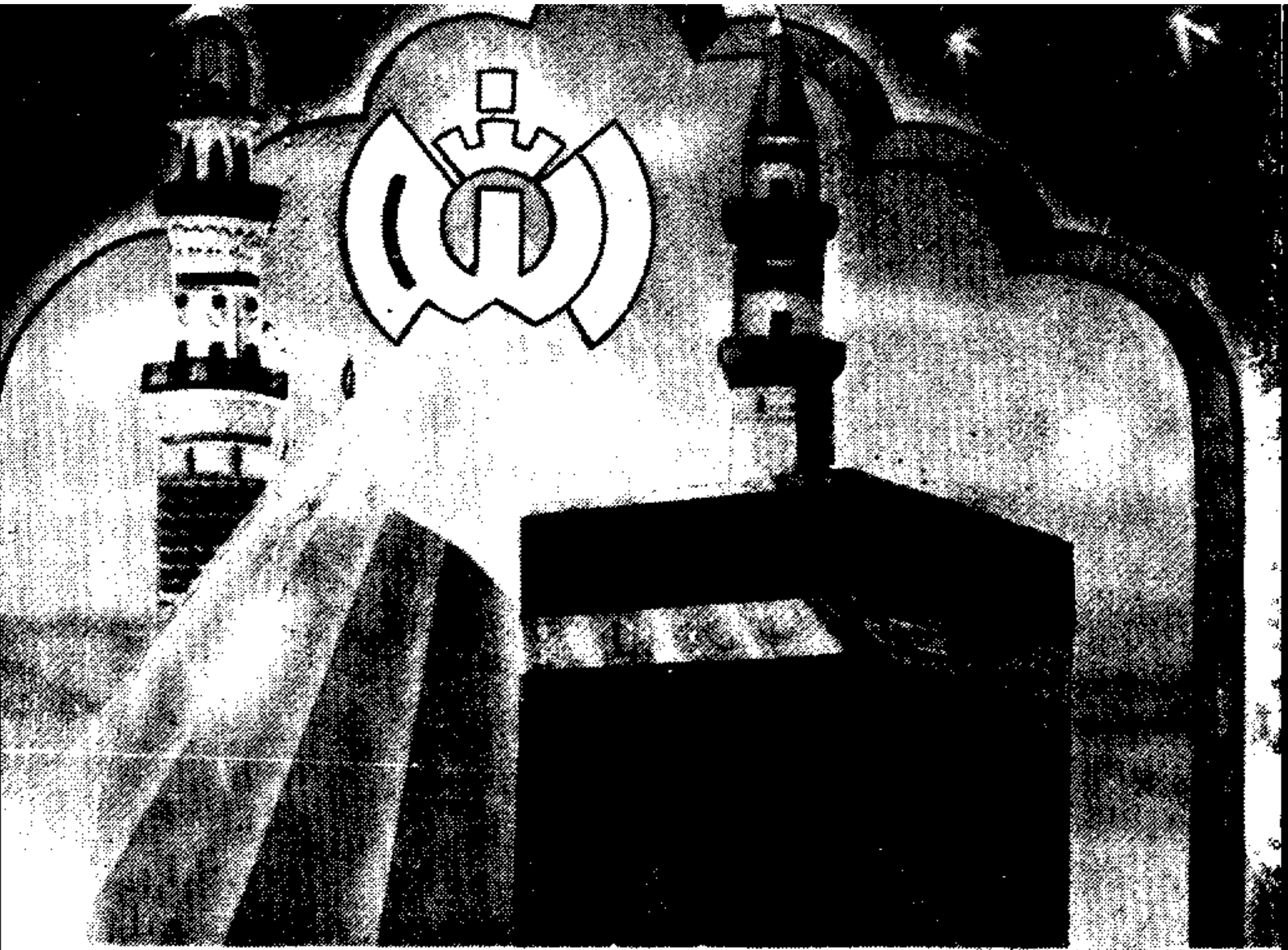

ترکہ اور وراثت

وراثت کا حکم جنگ احد کے فوری بعد آیا۔ حضرت اوس بن ثابت جو جنگ احد میں شہید ہوگئے تھے ان کی بیوہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ مدینہ کے قدیم رسم و رواج کی بناء پر مرحوم کے دو بھانجے اپنے ماموں کی میراث طلب کر رہے ہیں۔ اگر وہ مدینہ کے مروجہ رسوم کے مطابق ان کا حق تسلیم کرلے تو پھر اس کے یتیم بچوں کی گذر بسر کے لئے کچھ باقی نہیں بچتا۔ وہ مفلس اور فاقہ کش ہوجائیں گے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے قانون وراثت کے آیات نازل فرمائیں سورہ النساء کی آیت ۲ میں ارشاد ہوا۔ وآتوا الیتیٰی اموالھم پھر اس کے بعد عورث کا ذکر آیا۔ اور آیت ۶ میں یتیموں اور بیواؤں کی میراث کا بیان آیا پھر آیت ۱۱-۱۲-۱۳ میں میراث کے قوانین بیان ہوئے جو یہ ہیں۔

ایک لڑکے کا حصہ دو گنا ہوگا لڑکیوں کے حصے سے یعنی ایک لڑکا دو لڑکیوں کے برابر کا حقدار ہے۔ اگر میت کے لڑکا نہ ہو صرف لڑکیاں ہوں۔ دو یا دو سے زیادہ تو باپ کے ترکہ

میں ایک کو دو تہائی حصہ ملیگا۔ اور اگر لڑکی ایک ہو لڑکا کوئی نہ ہو تو ترکہ میں لڑکی کو آدھا ملے گا۔ اگر مرنیوالے کے اولاد ہے تو اولاد کو اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ میں چھٹا حصہ ملیگا۔ اگر میت کے اولاد نہ ہو اور صرف ماں اور باپ ہوں تو ایک تہائی حصہ ماں کو ہوگا اور باپ کو دو تہائی حصہ ملیگا۔ اگر مرنیوالے کے کئی بھائی اور بہن ہوں خواہ سگے یا سوتیلے ہوں تو اس میں ماں کا حصہ چھٹا ہوگا اور یہ تقسیم میراث میت کی وصیت کی تعمیل ہونے کے بعد جو اس نے کی تھی اور میت کا قرضہ وغیرہ یا اخراجات سب نکالنے کے بعد جو بچ رہیگا اس پر تقسیم ہوگی اللہ نے یہ اصول مقرر فرمادیے ہیں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ تم سے نفع اور فائدے پہنچانے کے تعلق سے تمہارے ماں باپ۔ دادا بہن بھائیوں میں کون ذرا قریب اور زیادہ حقدار میراث ہے اللہ کا ہر کام حکمت اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے وہ بڑا حکمت والا ہے۔ نہ تمہارا علم کامل ہے اور نہ تم اپنے مستقبل کی حقیقت سے واقف ہو۔ اسلئے تم خدا کے حکمت کی پوری پوری تعمیل کرو۔

تمہاری بیویوں کے ترکے میں تم کو نصف حصہ ملیگا اگر بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اور اگر تمہاری بیوی سے اولاد بھی ہو تو تم کو ایک چوتھائی حصہ ملیگا۔ اگر تم نے اپنی میراث میں کچھ چھوڑا ہے تو تمہاری بیویوں یا بیوی کے لئے چوتھائی حصہ ہے اگر تم نے اپنی میراث میں کچھ چھوڑا ہے تو تمہاری بیویوں کے لئے چوتھائی حصہ ہوگا یہ تقسیم میراث اس وقت ہوگی جب پہلے وصیت کی تعمیل ہو۔ میت کا قرضہ ادا ہوجائے اخراجات میت نکالنے کے بعد جو کچھ بچ رہیگا۔

اگر مرنیوالے کی میراث ہے۔ اس کے نہ ماں باپ ہوں اور نہ بیٹا بیٹی ہوں تو پھر میت کی ماں کیطرف سے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہوگا۔ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو دو سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں برابر سے سب شریک ہوں گے۔ ہر حالت میں شرعی حدود کا لحاظ اور خیال کیا جائیگا۔

۱۔ مرنیوالے کی ایک بیوی اور ایک لڑکا ہے تو میراث کی تقسیم بعد ادائی اخراجات قرض اور وصیت کا حکم بیوی کو شوہر کے ترکہ میں ۸/۱ حصہ ملیگا اور لڑکے کو ۸/۷ حصے ملیں گے۔

۲۔ مرنیوالے کے ایک بیوی۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی وارث ہیں تو۔

بیوی کو ۸/۱ حصہ۔ لڑکا ۱۲/۷ حصے اور لڑکی ۲۴/۷ حصے کے حقدار ہوں گے۔

۳- اگر بیوی مرجائے اور میراث چھوڑ جائے تو شوہر اور دو لڑکے اور لڑکیاں وارث ہوں تو شوہر کے حصے میں ۴/۱ حصہ دو لڑکے ۴/۱واں حصہ اور دو لڑکیا ۸/۱ حصے کے مالک ہوں گے۔

۴- اگر شوہر مرجائے بیوی- دو لڑکے دو لڑکیاں وارث ہوں تو

بیوی کا حصہ ۸/۱ حصہ دو لڑکے ۲۴/۷ واں حصہ ہر ایک کو اور ۴۸/۷ واں حصہ ہر لڑکی کو ملیگا-

۵- ورثاء میں صرف دو لڑکیاں ہوں تو ہر لڑکی کو ۳/۱ حصہ ہوگا- اور باپ کے رشتہ داروں کا اسمیں ۳/۱ حصہ ہوگا-

۶- میت کے وارث دو لڑکیاں اور ماں باپ ہوں تو

ہر لڑکی کو میت کا ۳/۱واں حصہ باپ کو ۶/۱ حصہ اور ماں کو ۶/۱ حصہ ملیگا-

۷- میت کے کوئی بیوی بچے نہیں ہیں صرف ماں اور باپ ہیں تو

باپ کو ۳/۲ حصہ اور ماں کو ۳/۱ حصہ ملیگا-

۸- میت کے ماں باپ زندہ ہیں- بیوی ہے- دو لڑکے اور دو لڑکیا تو وراثت میں باپ کا حصہ ۶/۱واں ماں کا ۶/۱ واں بیوی کو ۸/۱واں حصہ دو لڑکوں ۷۲/۱۳ واں حصہ ہر ایک کو اور ہر لڑکی کو ۱۴۴/۱۳واں حصہ ملیگا-

۹- میت کے ورثاء میں صرف شوہر اور بیٹا ہے تو

شوہر کو ۴/۱ حصہ اور بیٹے کو ۴/۳ حصہ ملیگا-

۱۰- میت کے وارثوں میں دادا اور دو بھائی ہوں تو

دادا کو ۳/۲ حصہ ملیگا اور دو بھائیوں کو ۶/۱ حصہ ہر ایک کا ہوگا-

۱۱- بیوی مرجائے اور وارث شوہر اور اس کا باپ ہے تو

شوہر کو ۲/۱ حصہ عورت کے باپ کو ۲/۱ حصہ ملیگا-

۱۲- میت کے ورثاء میں کوئی نہیں ہے صرف ایک بہن ہے تو بہن کو ۲/۱ حصہ ملیگا اور نصف اسکی بیوی کو ملیگا-

۱۳- میت کے کوئی اولاد نہ ہو بھائی اور بہن اور بیوی ہوں تو

بھائی کو ۳/۱ حصہ بہن کو ۶/۱ حصہ باقی حصے بیوی کے ہوں گے -

شذرات

اس دوسرے ایڈیشن کی تیاری میں جن حوالوں سے اکتسابِ فیض ہوا ہے ان میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کا ترجمان القرآن۔ البیان۔ تفسیر ابن کثیر۔ حضرت مولانا محمودالحسن کا ترجمہ اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر اور حضرت مولانا مودودی کی تفہیم شامل ہیں۔ ان تفاسیر و تفاہیم کے علاوہ۔ احادیث رسول اللہ صحیحین۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیقی کتاب الوثائق السیاسیہ جو ماخوذ ہے۔ سیرت محمد ابن اسحٰق سے جو بہت زمانہ ناپید ہونے کے بعد ڈاکٹر حمید اللہ نے ڈھونڈ نکالا تھا۔ یہ تحقیق و تدوین قاہرہ میں چھپی ہے۔ مضامین مجلہ جامعہ عثمانیہ (۱۹۳۹-۱۹۴۰) کے جو حیدر آباد دکن میں مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے تھے۔ اس کے علاوہ قرآنی آیات کے وہ حوالے اور تراشے جو مختلف کتابوں سے نکالے گئے ہیں وہ سب کچھ اس میں شامل ہیں۔ باقی جو بچا ہے وہ تیسرے ایڈیشن العالمین میں شامل کردیئے گئے ہیں جو زیر طبع ہیں۔

اس کتاب کے ملنے کے پتے

۱-۲-ڈی ۱۲/۱۳ ناظم آباد نمبر ۲ زنانی ٹیلیفون: (۶۲۸۰۲۴)

۲-۲-ڈی-۸/۷ ناظم آباد نمبر ۲ حاجی سید مبارک علی کی دکان
روبرو لیڈیز پردہ پارک ناظم نمبر ۲۔

۳-بہادر یار جنگ اکیڈمی آفس سراج الدولہ روڈ ٹیلیفون نمبر ۴۹۳۳۰۶

۴-ڈیفینس ہاؤسنگ سوسائٹی ففتھ کمرشیل اسٹریٹ ۳۶/۲
مینر محفوظ علی صاحب ٹیلیفون نمبر ۵۴۹۵۰۲ اور ۵۴۹۷۶۲